دہلی اردو اخبار

نمبر 228 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

4/جولائی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

مرزا مغل بہادر مرشد زادہ جو کہ چند روز سے خفا ہو کر درگاہ میں جا بیٹھے تھے انہوں نے ہمراہ مرزا ابلاقی بہادر مرشد زادہ کے حاضر ہو کر پانچ روپیہ بطریق نذر گذرانے حضور انور نے عنایات فرما کے اور دیدہ پوشی کر کے کئی تھان پارچہ پوشاکی کے مرحمت کیے۔ عرض ہوئی کہ شدتِ بادتند سے چوکی سنگِ مرمر بیش قیمت کی جو کہ دیوانِ خاص میں تھی زمین پر گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی حضور انور یہ حال سنکر بہت متفکر ہوئے۔ افواہاً حال ٹوٹنے اس چوکی کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ باعث تعجب ہوتا ہے یعنی غلام گردش میں دیوانِ خاص کہ یہ چوکی کہ عرض اُس کا سوا گز اور طول اڑھائی گز تھا بچھی ہوئی تھی اور اگرچہ ہوا بھی اُس روز بہت تیز وتند نہ تھی مگر پھر بھی جائے تعجب ہے کہ یکا یک اتنی بڑی چوکی اپنی جگہ سے پلٹ کر قریب دو گز کے فاصلہ پر جا پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

احکام

مولوی محمد شکور فتحپوری کے صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 28/جنوری گذشتہ کے رو سے حاصل ہوئی تھی اُس پر سترہ روز کی اجازت اور بھی مرحمت ہوئی آنریبل جے۔ سی۔ رسکن صاحب کرنیل ایچ۔ ٹی۔ ٹیپ صاحب کی عوض سباٹو کے پولیٹی کل ایجنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے عطاء اللہ خاں حصار کے صدر امین کو صحت حاصل ہونے کے لیے پہلی تاریخ ماہ حال سے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ گنیش رائے ماہِ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے سیونی کے صدر امین کا کام کرنے کے لئے مقرر ہوئے۔ مولوی قادر بخش قانون نویس سنہ 1833 کے رو سے پرگنہ سہاگ پور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا میر سلامت علی قانون نویس سنہ 1833 کے رو سے مولوی قادر بخش مذکور کے عوض جس کی ترقی ہوئی نرسنگھ پور کا ڈپوٹی کلکٹر مقرر ہوا۔ تقرر عہدہ ہائے مذکورہ کا ماہِ دسمبر گذشتہ کی پہلی تاریخ سے آغاز ہوا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 10/مئی 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 10/مئی 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 قانون 25/1836 کی دفعات کی تشریح کے لیے یہ قانون ہے۔

COPYRIGHT

1۔ حکم ہے کہ جتنی مے یا شراب پیپون میں درآمد کے وقت رجسٹر ہوگی اُسی پر بدون وضع کے اُس کی درآمد کا محصول ٹھہرایا جائے گا بشرطیکہ قانون 25/1836 کے رو سے ہر ایک گودام کے محافظ کو جس مدت کے لیے مے یا شراب مذکور گوداموں میں رہے گی فیصدی دس روپیہ سالانہ کے حساب سے عنایت ہوگا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 10/اگست 1841 کے بعد پھر ملاحظہ فرمایا جاوے۔ ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کے گورنمنٹ کا سکریٹری۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 7/جون 1841 قانون ہذا کا مسودہ مفصلہ ذیل کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 7/جون 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 جو اپلیں ممالکِ بنگال فورٹ ولیم کی پریسی ڈنسی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت میں دائر ہوتے ہیں اُن کی روبکاریوں کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ صدر دیوانی اور نظامت عدالتیں جو ممالک بنگال فورٹ ولیم [ص 1 کالم 2] کی پریسی ڈنسی کی عملداری کے تحت حکومت ہیں اُن کے حاکموں کو اختیار ہے کہ ایک حکم نامہ کے رو سے جس پر عدالتوں مذکورہ کے صاحبِ رجسٹر کے دستخط ہو صاحبِ رجسٹر موصوف کو مقدماتِ اپیلی فیصلہ کے لیے مرتب کرنے اور عدالتہائے موصوفہ کی ڈگری اور احکام کو اجرا کرنے کا عہدہ تفویض کریں اور کہ صاحبِ موصوف کو احکامِ ضروری صادر کرنے اور اُن کی بابت جو دستور العمل قوانین مجاریہ سرکاری میں مندرج ہیں اُن کو عمل میں لانے کی اجازت دیں بشرطیکہ صاحبِ رجسٹرِ موصوف عہدہ دار متعہد ہووے اور دس برس سے کم کا ملازم نہ ہووے۔

2۔ حکم ہے کہ صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت مذکورہ کو اختیار ہے کہ دیوانی اور فوجداری کا جو اختیار قوانین کی رو سے اُن کو حاصل ہو اُس کے اجرا کرنے کے لیے ایسے دستور العمل اور احکام جن کی وقت بوقت احتیاج پڑتی ہو مرتب کر کے ممالکِ ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حضور کونسل کے اجلاس میں منظوری کے لیے ارسال کریں اور کہ جب دستور العمل اور احکامِ مذکورہ کو نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں منظور فرمادیں تو اسی طرح واجب الاطاعت ہوگا جیسے کہ گویا قانون ہذا میں مندرج تھا۔ حکم ہوا کہ مسودہ جو بالفعل پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی لے جس لیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں 7 تاریخ ماہِ اگست آئندہ کے بعد فرمایا جائے۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

COPYRIGHT

خبر حیرت افزا

واضح ہوتا ہے کہ بہ باعث بھونچال اور ہلنے زمین کے ایک بہت بلند پہاڑ جڑ سے اکھڑ کے دریائے اباسین یعنی اٹک میں گر پڑا دریائے مذکور باعث سدِ راہ ہونے اُس پہاڑ کے چلنے سے رہ گیا اور پایاب ہو گیا کشتی اور ملاح کی کچھ احتیاج نہ رہی بسبب بند ہونے راہ دریا کے تعلقہ بیلان کہ اٹھارہ لاکھ روپیہ اُس تعلقہ میں سے حاصل ہوتے ہیں تمام و کمال ڈوب گیا باشندوں نے اُس علاقہ کے بخوفِ جان علاقۂ گیلان میں جا کر سکونت اختیار کی۔9/تاریخ جون کو پانی نے دریائے مذکور کے ایسا زور و شور کیا کہ اُس پہاڑ کو دریا میں سے اُٹھا کر بہت دور پھینکا پھر توڑ کے ہوئے پانی نے ایسا زور کیا کہ پانچ پانچ کوس تک دیہات کو پانی میں ڈبو دیا اور بہت آدمی مر گئے اور جو کہ اپنے مال اور اسباب کو چھوڑ کر پہاڑ پر چلے گئے وہ البتہ اُس طوفان بلا سے بچ گئے قصبہ خیرآباد کا اور اُس کا قلعہ تمام برباد ہو گیا کچھ نشان اُن کا نمودار نہیں ہوتا کہ کہاں وہ واقع تھے۔قصبہ مذکور کے باشندوں میں سے قریب تیس آدمیوں کے ڈوب گئے اور باقیوں نے بھاگ کے برجِ راجہ ہوری متوفی پر قرار پکڑا صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ

شدت سیلاب اس قدر تھی کہ پانی نے قلعہ کی دیوار سے گذر کے اکثر اندر کے مکانوں کو مسمار کر دیا بعد ازاں پانی نواحِ مچھنی کے زور کیا اور زراعت کنارہ پر دریائے اٹک اور لُنڈہ کے تئیں غارت کیا بخوف اس نمونہ طوفانِ نوح کے تمام کشتیاں دریائے اٹک کی طرف سندھ اور ملتان کے روانہ کی گئیں اور اکثر کشتیاں متصل کالہ باغ کے قلعہ کوہ پر لنگر انداز ہوئیں۔القصہ اس طوفان نے دس دس کوس تک کے دیہات کو برباد اور ویران کر دیا۔شاہ پسند خان بیٹا سردار سید محمد خان بازکری کا جو کہ مقامِ کوہاٹ میں رہتا تھا زور و شور دریائے لُنڈہ کا دیکھ کے اُسی وقت مع غلام قادر اپنے معتمد کے بھاگ گیا مگر تمام عیال و اطفال اور مال و اسباب اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سردارِ موصوف کے بہہ گئے۔

کوئٹہ

واضح ہو کہ مندرجہ ذیل ایک چٹھی مقامِ کوئٹہ مورخہ 27/تاریخ ماہِ گذشتہ سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ عنقریب نصیر خان سے فیصلہ ہو جاوے۔صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم بائیسویں تاریخ مع میر محمد اعظم خان اور عیسٰی خان وغیرہ آٹھ دس سرداروں کے کوئٹہ میں پہنچے اور یہ لوگ واسطے اختیار کرنے متابعت گورنمنٹ کے آئے ہیں۔

نصیر خان نے صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کو بخوبی یہ ذہن نشیں کروادیا کہ ایک منشی جو کہ کیمپ جنرل بروکس صاحب میں عہدہ مخبری کا رکھتا تھا جنرل موصوف کی طرف سے مقام باغ واڑہ میں آیا اور اُس نے دربار میں خان موصوف اور سرداروں سے کہا کہ میں راس بیل صاحب کی طرف سے جاسوس ہوں لیکن چونکہ مسلمان ہوں پیروانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دغا نہ دوں گا اور بیان کیا کہ اگر تم اب صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس جاؤ گے تو سب کے سب گرفتار کیے جاؤ گے یہ حال سُن کر انہیں بہت وسوسہ اور خوف ہوا جلد گھوڑوں پر زین رکھا نصیر خان نے تو بصلاحِ وقت طرف مقام نال کے کوچ کیا اور میر عیسیٰ خان کو مع خطوطِ مضمون مذکورہ بالا کے روانہ کیا اُسی شخص مخبر نے کہ قادر بخش نام رکھتا تھا قلات میں میر عیسیٰ خان سے بھی کہا کہ مسٹر راس بیل صاحب کی طرف سے میں جاسوس ہوں الغرض اُس کا فریب کچھ پیش نہ گیا یہ خبر صاحب موصوف کو ہوئی صاحب موصوف نے بہ مجرد پہنچنے سرداروں مذکورین الصدر کے اُن سے کہا کہ ہم قادر بخش کو نہیں جانتے کہ کون ہے اور نہ کبھی ہم نے اُسے اس عہدہ جاسوسی پر یا اور کسی پر مقرر کیا تھا۔ القصہ بعد تجویز مقدمہ کے قادر بخش پر جرم ثابت ہوا یقین ہے کہ سزائے [ص 2 کالم 2] سنگین پاوے گا سوا ب صاحب چٹھی لکھتا ہے کہ ہم نصیر خان کے لینے کو جاتے ہیں اگر اُس کی مرضی ہوگی تو اُسے لے آویں گے کہتے ہیں کہ وہ تو آنے کو مستعد ہے مگر اکثر لوگ اُسے مانع آتے ہیں۔

پنجاب

ہفتہ گذشتہ کے پرچہ میں ہم نے بموجب ایک اخبار کے حال درخواست دس ہزار سپاہ کا مہاراجہ شیر سنگھ سے ساتھ اربابِ گورنمنٹ کے درج اخبار کیا تھا اب ایک اور اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ خبر محض بے سروپا ہے مانند اس کہ اور بھی بہت سی افواہیں سُنی جاتی ہیں کہ تا تحقیقات اُنہیں درج اخبار کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا چنانچہ مشہور ہے کہ بعد برسات کے ایک بڑی سپاہ فیروز پور میں جمع ہوگی اور کوئی جنگ عظیم درپیش ہے۔

کرنال

COPYRIGHT

ایک چٹھی مقامِ مذکور مورخہ 21/ ماہ گذشتہ کے رو سے واضح ہے کہ ایک سپاہی رجمنٹ 19 پیادگان ہندوستانی کا بہ باعث کسی خطا کے نسبت کسی اپنے افسر کے قید کیا گیا تھا چنانچہ وہ کہتا پھرتا تھا کہ جب میں میعاد قید پوری کر چکوں گا تو اجٹین اور کوارٹر ماسٹر کو مار ڈالوں گا القصہ 20/ تاریخ ماہِ گذشتہ کو جس وقت کہ چھ صاحب لوگ مسکوٹ گھر میں بیٹھے تھے وہ سپاہی وہاں چلا گیا دو تلوار اور ایک پستول باندھ کے اور شک میں اجٹین مذکور کے ایک نوجوان انگریزی افسر مسمی میکڈوگل صاحب کی گردن پر دو زخم تلوار کے پہنچائے اور اپنے عندیہ میں ایک دشمن سے فراغت حاصل کر کے طرف کوارٹر ماسٹر کے گیا یہ صاحب اوّل تو اپنے تئیں ایک کرسی سے بچاتے رہے بعد

ازاں سپاہی کو اُسی کرسی سے گرادیا اس اثنا میں میکڈوگل مجروح نے بھی ہوش وحواس درست کر کے سپاہی مذکور سے اُس کی تلوار چھین لی اور ایک ہی ضرب میں کام اُس بدعاقبت کا تمام کیا صاحب مذکور کی گردن میں پشت کی طرف سے دو زخم لگے ہیں کہتے ہیں کہ اگر اطراف میں گردن کے اُس طرح کے زخم پہنچتے تو بیشک صاحب مذکور مر جاتے مگر یہ صاحب بہت بہادر سُنے جاتے ہیں اگر چہ نو جوان ہیں۔

پشاور

خزانہ سرکار کمپنی کا جو کہ بہ حراست سردار فتح سنگھ مان متوسلِ مہاراجہ والیٔ لاہور کے فیروز پور سے طرف پشاور کی روانہ ہوا تھا تیسویں تاریخ سنہ حال کو پشاور میں داخل ہوا بعد ازاں صاحب والا مناقب کپتان میکشن صاحب بہادر نے خزانہ کو ہمراہ لفٹنٹ ڈوسن صاحب کے طرف کابل کی روانہ کیا سردار فتح سنگھ مان نے کہ کپتان موصوف کی ایک گھوڑا تواضع کیا صاحب موصوف نے بھی بروقتِ روانگی سردارِ مذکور کے واسطے ہزار روپیہ بطریق ضیافت بھجوائے اور بہت خاطر داری کی۔

کلکتہ

[ص3 کالم1]

اخبار سے ظاہر ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے واسطے مصارف امیر دوست محمد خان کے بیس ہزار روپیہ مہینہ مقرر کیا ہے اور علاوہ اس کے جو جاگیریں امیر موصوف کی قدیم سے کابل وغیرہ میں تھیں محصول اُن کا بھی امیر کو معاف کیا امیر موصوف ان عنایات سے بہت شکر گذار ہے لیکن ابھی نہیں معلوم ہوا کہ واسطے رہنے امیر موصوف کے کونسا شہر تجویز کیا گیا ہے۔

ان دنوں ارباب گورنمنٹ کلکتہ کے ارادہ رکھتے ہیں کہ تحریر بنگلہ اور اُردوئے دفتر خانوں بنگالہ اور ہندوستان کے سے یک قلم موقوف ہو جاوے اور بجائے اُس کے بطور سابق تحریر فارسی کی جاری رکھیں چنانچہ اس باب میں ایک قانون تیار کر کے حکامِ دیوانی کے پاس بھیجا ہے اور رائے اکثروں کی صاحبانِ صدر دیوانی میں سے طرف تحریرِ فارسی رجوع کرتی ہے اس صورت میں ایسا ثابت ہوتا ہے کہ حکامِ موصوف نے زبانِ اردو اور بنگلہ میں کاغذاتِ دفتر کو کچھ درست نہ پایا ہے کہ پھر طرف زبانِ فارسی کے رغبت فرماتے ہیں۔

فرخ آباد

دسویں تاریخ جون سنہ حال کو رات کے وقت آدمی قومِ اہیر میں سے لشکر سے طرف شہر کی جاتا تھا راہ میں چار آدمی اُس کے دشمنوں میں سے جو کہ مدت سے اُس سے عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ اُس کی گھات میں رہتے تھے اُس سے جا لپٹے اور مارے گنڈاسوں سے اُسے نیم جاں کر دیا اور بھاگ گئے مجروح نے ہر چند غل مچایا لیکن چونکہ

مکان آبادی سے بہت دور تھا کوئی اُس کی فریاد کو نہ پہنچا چونکہ مجروح نے از بس زخم کاری کھائے تھے دوسرے دن اس جہانِ فانی سے کوچ کیا اگرچہ بیچ تلاش قاتلوں کے بہت کوشش ہوئی ہے لیکن اب تک سُراغ اُن کا نہیں ملا ایک اور شخص نے بھی ایک آدمی کو بہ باعث کسی دشمنی کے مار ڈالا اور آپ سے ارباب پولیس کے ہاتھوں قید اور گرفتار ہوا چنانچہ یہ دونوں مقدمہ محکمہ فوجداری میں دائر ہیں۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

چٹھیاتِ خانگی سے دریافت ہوتا ہے کہ جنرل بوائد صاحب بیمار ہوکر پھر شملہ کو گئے ہیں کہتے ہیں کہ صاحب موصوف کی بیماری کا یہ سبب ہوا کہ عین شدت گرمی میں وہ مقام مذکور سے آئے تھے۔ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں مقامِ کولابہ میں ایک جہاز انگریزی تجارت کا ڈوب گیا مگر آدمی بچ گئے اور کچھ اسباب بھی نکال لیا۔

آگرہ اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ جھنکوراؤ سندھیا فرمانروائے ریاست گوالیار پھر بہت بیمار ہے سُنا جاتا ہے کہ مین پوری میں درباب ایک شوالہ کے روپیہ کے لوگوں میں آپس میں کچھ جھگڑا فساد ہوا یعنی [ص4 کالم 2] دوگروہوں نے اُس پر دعویٰ کیا۔ کہتے ہیں کہ ایک گروہ کی سرداری میں ایک زمیندار بھی ہو گیا تھا۔ اخبار چین مورخہ 26 /اپریل سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ مذکور تک سپاہِ انگریزی نے کچھ نہ کیا تھا اور ہر طرف سے امن تھا کنٹون میں بہت سے سپاہ واسطے حمایت اور صاحبانِ انگریز کے رکھی گئی ہے کہ اگر اہل چین اُن پر حملہ کریں تو سپاہِ مذکور اُن کی مدد کرے کشن ناظم کنٹون کو فغفور چین نے مع اُس کے وابستوں کے حکم قتل کا دیا اور لن ناظم سابق کو پھر بلایا ہے اور بہت عنایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اب کے دفعہ میں خود لڑونگا۔

اخبار بمبئی سے معلوم ہوتا ہے کہ کپتان آرتھر کانلی صاحب ساتھ عہدہ ایلچی گری کے ممتاز ہو کر ہرات کو جاویں گے اور شیکسپیئر صاحب بھی کسی عہدہ پر مقرر ہو کر خیوہ میں بھیجے جائیں۔

کونسل کلکتہ

زبدۃ الاخبار سے تحقیق ہوتا ہے کہ چونکہ نواب گورنر جنرل بہادر کے تئیں بخوبی ثابت اور متحقق ہوا کہ باعث ضبطی آراضی کے لاخراجی داروں کا حال بالکل تباہ ہو گیا ہے اور جن کا مدار معاش صرف محاصل زمین پر تھا وہ روٹی سے محتاج ہو گئے تو بمقتضائے رعیت پروری کے اُن کے حال پر رحم کیا اور اجلاسِ کونسل میں تجویز فرمائی چنانچہ ارباب کونسل کی رائے یہ ہوئی کہ پیش از کوچ گورنر جنرل ممدوح کے معافی داروں کے مقدمہ میں کوئی قانون بنایا جاوے۔ چنانچہ ساتھ تجویز کونسل کے قانونِ مذکور مرتب ہوا مضمون اُس کا یہ ہے کہ جو کوئی پچاس بیگھ زمین معافی 1793 سے اپنے دخل میں رکھتا ہے اور وہ زمین معافی خواہ بخشش بادشاہ یا ناظم یا عامل کی ہووے اگر سند اُس کی آگے مالک کی ہووے یا نہیں اور تحقیقات اُس کی بذریعہ ڈپٹی کلکٹروں کے ہوئی ہو یا نہیں حکامِ بورڈ روینوں کے تئیں لازم ہے کہ اُس کی واگذاشت کے واسطے حکم ناطق صادر کریں تاکہ رعایائے مصیبت زدہ فقر و فاقہ سے نجات

پاویں اور فکر معاش سے فارغ البال ہوں جب قانونِ مذکور تیار ہوا تو بموجب ضابطہ کے واسطے مطابقت رائے کے حکام بورڈ رونیوں کے پاس بھیجا سو اس باب میں جو کچھ رائے نے حاکموں کی اقتضا کیا اور جو کچھ کہ انہوں نے حضور گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اُس کا ذیل میں مندرج ہے۔

بورڈ رونیو کلکتہ صاحبان بورڈ کلکتہ نے مسودہ قانونِ مذکور کو ملاحظہ کر کے جیسا کہ حضورِ گورنر جنرل بہادر میں لکھا خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ جس قدر روپیہ کہ سرکار کمپنی کے خزانوں میں سے بیچ تنخواہ حاکموں اور عملہ خراج کے صرف ہوا ہے اب تک تیسرا حصہ بھی اس کا وصول نہیں ہوا اس صورت میں ارباب کونسل نے کیا مصلحت دیکھی ہے کہ ایسے قانون کے جاری کرنے میں توجہ فرمائی ہے اور باوجود یہ کہ تمام رعایا بنگال جیسے ہندوستان تک [ص 4 کالم 1] دس بیگہ زمین کی واگذاشت سے بہت راضی اور شاکر ہیں اور گورنمنٹ دعا کرتے ہیں اور اگر بموجب مضمون اس نئے قانون کے پچاس بیگہ زمین معافی داروں کو چھوٹ جاوے اور کچھ تحقیقات نہ ہوئے تو یقین ہے کہ جس قدر زمین لاخراج معافی داروں کی ضبط ہوئی ہے سرکار کے تصرف سے نکل جاوے گی اور اس صورت میں اخراجات محکمہ ڈپوٹی کلکٹروں اور کمشنر خاص کے کون سی طریق سے وصول ہوں گے۔ چاہیے کہ اربابِ کونسل اس کا جواب لکھیں فقط سو دیکھا چاہئے کہ ارباب کونسل اس کا کیا جواب لکھتے ہیں۔

24 پرگنہ

دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں قزاق وہاں کے قریب پچاس آدمیوں کے جمع ہو کر قریہ بلوریہ تعلقہ 24 پرگنہ میں آدھی رات کے وقت دروازہ مکان بلورام نامے ایک برہمن ذی دول کا توڑ کر اندر چلے گئے اور اکثروں کو مار پیٹ کر اور بعضوں کو رسی سے باندھ کر ڈال دیا اور تمام مال اسباب لوٹ لے گئے داماد نے برہمن مذکور کے کچھ مقابلہ کیا سو اُسے بھی مجروح کر گئے کہتے ہیں کہ اگرچہ لوگوں نے تھانہ میں خبر کی تھی مگر اربابِ پولیس بخوفِ جان اُن کا مقابلہ نہ کر سکے اور عمداً طرح دے گئے۔

نیپانی

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ نیپانی متعلقہ بلگام جو کہ چند مدت سے بیچ قبض، تصرف گورنمنٹ انگریزی کے آگیا ہے اُس کے انتظام کے واسطے ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ ایک کمشنر اور ایک مجسٹریٹ مقرر کریں کیوں کہ بدون مقرر ہونے ان عہدہ داروں کے سرکش اُس نواح کے فساد سے باز نہیں آنے کے سو یقین ہے کہ عنقریب ایک کمشنر اور ایک کلکٹر اُس طرف روانہ کیا جاوے گا۔

قزاقی

سلطان الاخبار سے ظاہر ہے کہ رہزنوں نے ایک ہرکارہ کو ڈاک کے درمیان گوسائیں گنج اور حیدر گنج کے مار کر لاش اُس کی ایک گڈھے میں ڈال کے دبادی اور خطوں کو جلا دیا جب یہ خبر وہاں کے حاکم نے سُنی بہت تلاش سے اُس

لاش کے تئیں اُس گڈھے سے نکالا اور واسطے گرفتاری قاتلوں کے بھی بہت کوشش کی جاتی ہے لیکن اب تک وہ لوگ گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

غارتگراں پنجاب

سُنا جاتا ہے کہ ایک گروہ نے غارتگرانِ ملک پنجاب میں کے ستلج سے عبور کرکے ایک گاؤں کو علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے لوٹ لیا لیکن [ص 4 کالم 2] ابھی کچھ حال راست و دروغ اس خبر کا تحقیق نہیں ہوا اور (کذا) ہوا کہ کس قدر اسباب لوٹ لے گئے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہے کہ اُس طرف امساکِ باران بدرجہ کمال ہے نسبت سابق کی موسم اعتدال پر ہے اُتنی گرمی کی شدت نہیں۔

باندہ

دریافت ہوتا ہے کہ مقامِ مذکور میں ہوا ہیضہ وبائی کی بشدت جاری ہے انگریز اور ہندوستانی سب کو یہ ہوا اثر کرتی ہے۔ چنانچہ 22/تاریخ ماہ گذشتہ کو لفٹنٹ گرنیٹ صاحب رونیو سروے کے اس مرض سے مر گئے۔

سندھ

اُس طرف کے اخبار سے اب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شاہنواز خان نے خط در باب طلب کے پائے ہیں واسطے جانے کے پاس صاحبِ پولیٹکل اجنٹ کے مقامِ شال میں نصیر خان مقامِ کدجی میں مقیم ہے اور اس کی والدہ نے کوٹریا میں مراجعت کی ہے کوٹریا میں مرضِ تپ وغیرہ کی بہت شدت ہے اور سپاہ بہت تکلیف پاتی ہے۔ دریائے سندھ بہت جوش اور طغیانی پر ہے چنانچہ فصل ربیع کا بہت اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔

بارانِ رحمت

یومِ جمعہ تاریخ پچیس (25) جون سے یوم پنج شنبہ گذشتہ تک ہر روز متواتر مینہ برستا رہا مگر دو روز سے نہیں برسا لیکن آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل میں پھر بارانِ رحمت نازل ہو۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا